ازعدالت عظمی

جگناتھ کاشیناتھ پاٹل

بنام

نارائن بلوگیکر

24 ستمبر 1996

[کے راما سوامی، کے وینکٹا سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

دعویٰ — جائیداد کا مالکانا حق — ثبوت — مدعی مدعا علیہ نے مدعا علیہ اپیل کنندہ کے خلاف تعمیرات ہٹانے اور تنازعہ والے پلاٹ پر اس کے قبضے میں مداخلت کا دعویٰ دائر کیا — مدعی اپنی نانی کے جانشین، جائیداد کے مالک کے طور پر عنوان کا دعویٰ کر رہا تھا — مرتہن نے اس کا قبضہ دیا تھا — مدعی کو جائیداد — اپیل کنندہ اپنی زبانی گواہی کے علاوہ عنوان کا کوئی ثبوت داخل کرنے میں ناکام رہا — کہ ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ مقدمے کا فیصلہ دینے میں درست تھے — مدعی/ مدعا علیہ اپنی نانی کی طرف سے جائیداد کے جانشین کے طور پر پائے گئے اور رہن رکھنے والے کی طرف سے دی گئی جائیداد کے قبضے میں تھا، دادی کی املاک کی جانشینی نے اسے جائیداد کا حق دیا اور رہن رکھنے والے کی طرف سے اسے ملکیت کی فراہمی اس کے جائز حق اور جائیداد کے قانونی قبضے کو تقویت دیتی ہے — قبضے کو بغیر کسی مداخلت کے برقرار رکھا جائے جیسا کہ طلب کیا گیا ہے اور ٹرائل کورٹ کی طرف سے دیا گیا حکم امتناعی قانون میں درست ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1980: کی دیوانی اپیل نمبر 1205۔

1971 کے ایس اے نمبر 553 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 30.1.79 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کے لیے وی۔ بی۔ جوشی

مدعا علیہ کے لیے وی این گنپولی، بکرنڈی ادکر، ایس ڈی سنگھ، کمار پریمل اور اعجاز مقبول

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ کے واحد جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جو 30 جنوری 1979 کو 1971 کی دوسری اپیل نمبر 553 میں دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے خلاف تعمیر کو ہٹانے اور اسے اس کے قبضے اور زمین کے لطف میں

مداخلت کرنے سے روکنے کے لیے مقدمہ دائر کیا جس کی پیمائش '30 x '50 ہے جس پر خاکہ (نمائش 44) میں "اے بی سی اینڈ ڈی" لکھا ہوا ہے جس میں مذکورہ پلاٹ کے حق کا دعوی کیا گیا ہے۔ ٹرائل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سنایا، اپیل پر اسے الٹ دیا گیا۔ دوسری اپیل میں، عدالت عالیہ نے اپیلٹ عدالت کے فرمان کو کالعدم قرار دیا اور ٹرائل عدالت کے فرمان کی تصدیق کی۔ اس طرح، خصوصی چھٹی کے ذریعے یہ اپیل۔

گواہوں سے جرح کے دوران یہ متنازعہ نہیں تھا کہ جائیداد اصل میں رکمنی بائی کی ہے، مدعا علیہ کی ماموں دادی جس نے ایک پکھراج کے حق میں ملکیت رہن پر عمل درآمد کیا تھا اور مذکورہ پکھراج نے رہن کا دستاویز واپس کر دیا تھا اور گھر کا قبضہ بھی مدعا علیہ کو پہنچا دیا تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ نے ان تمام حقائق پر غور کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مدعا علیہ اپنی دادی کی جائیداد میں کامیاب ہو گیا ہے اور رہن دار نے اسے قبضہ دے دیا ہے اور جائیداد کے قبضے میں رہا ہے۔ اپیل کنندہ نے اپنی جائیداد سے آسانی سے حق اندوز ہونے کے لیے اس میں ایک کمرہ اور کمرہ تعمیر کیا تھا۔ اگرچہ اپیل کنندہ نے اپنا حق قائم کیا تھا، لیکن اس نے اپنی زبانی گواہی کے علاوہ لقب کا کوئی ثبوت دائر نہیں کیا ہے۔ اپیلٹ عدالت نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ رہن سے کوئی عنوان پیدا نہیں ہوتا ہے اور جواب دہندگان کا حق قائم کرنے کے لیے مناسب ثبوت پیش کیا جانا چاہیے تھا اور اس بنیاد پر ٹرائل عدالت کے فیصلے اور فرمان کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے تھا۔

اپیل کنندہ کے وکیل سری جوشی نے دلیل دی کہ مذکورہ بالا حقائق پر اپیلٹ عدالت کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے اور عدالت عالیہ کا حتمی عدالت ذریعے درج قابل حقائق کے نتائج میں مداخلت کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ مدعی/ مدعا علیہ کو اپنی مادری دادی سے جائیداد کے جانشین کے طور پر پایا گیا تھا اور وہ پوکھراج، رہن دار کی طرف سے دی گئی جائیداد کے قبضے میں تھا، دادی کی جائیداد کے جانشینی نے اسے جائیداد کا حق دیا اور رہن دار کی طرف سے اسے قبضہ کی فراہمی اس کے قانونی حق اور جائیداد کے قانونی قبضے کو تقویت دیتی ہے۔ مدعا علیہ کا حق ہے کہ وہ بغیر کسی مداخلت کے قبضہ برقرار رکھے جیسا کہ مانگا گیا ہے اور ٹرائل عدالت کی طرف سے دیا گیا حکم قانون میں درست ہے۔ عدالت عالیہ نے دوسری اپیل کی اجازت دے دی۔ اپیل کنندہ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ آج سے تین ماہ کی مدت کے اندر مذکورہ جائیداد پر لگائے گئے مجرمانہ ڈھانچے کو ہٹا دے۔ ڈیفالٹ ہونے پر، مدعا علیہ کو حکم نامے پر عمل درآمد میں اسے ہٹانے اور اپیل کنندہ سے اس وجہ سے ہونے والے اخراجات کی وصولی کی آزادی ہوگی۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document